بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون نمبر ۹ ۔ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۰۴

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم پنجشنبہ

ایڈیٹر ۔ روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰ ۔ ۵ ہجرت ۱۳۴۵ ہش ۔ ۱۳ محرم ۱۳۸۶ھ ۔ ۵ مئی ۱۹۶۶ء ۔ نمبر ۱۰۳

اخبار احمدیہ

—• نخلہ ۳ مئی ۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمد للہ ۔

—• محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل التبشیر تحریک جدید رقم فرماتے ہیں "حضرت مصلح الموعودؓ کی تصنیف "دعوۃ الامیر" کے انگریزی ترجمہ کا خلاصہ تیار کرنے کے لئے سٹینو ٹائپسٹ کی ضرورت ہے جو ڈکٹیشن لے کر ٹائپ کر سکے ۔ اگر کوئی سٹینو ٹائپسٹ دوست اس کام کے لئے ڈیڑھ ماہ وقف کر کے ربوہ آ سکیں تو مجھے اطلاع دیں ۔ رہائش و کھانے وغیرہ کا انتظام تحریک کرے گی ۔ یہ خلاصہ بغرض تبلیغ ساری دنیا میں شائع کیا جائے گا اور اس طرح جو دوست یہ کام کریں گے ثواب میں ان کا بھی حصہ ہو گا ۔

—• نیروبی (بذریعہ تار) مکرم مولوی محمد اسحٰق صاحب صوفی مبلغ کینیا (مشرقی افریقہ) بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ مکرم مولوی منیر الدین احمد صاحب معہ اہل و عیال یکم مئی ۱۹۶۶ء کو پاکستان سے بخیر و عافیت نیروبی پہونچ گئے ۔ مکرم مولوی صاحب موصوف اعلائے کلمۃ الاسلام کی غرض سے مشرقی افریقہ جانے کے لئے مورخہ ۱۰ اپریل کو کراچی سے روانہ ہوئے تھے ۔ جماعت احمدیہ نیروبی کے جملہ احباب نے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر مکرم مولوی صاحب موصوف کا پرتپاک خیر مقدم کیا ۔ احباب مکرم مولوی صاحب کا یہاں آنا مبارک کرے ۔ اور خدمت اسلام کی بیش از بیش توفیق سے نوازے آمین

کینیا کے جملہ مبلغین اسلام اس سال کی پہلی کانفرنس میں شرکت کرنے کی غرض سے نیروبی پہونچ گئے ہیں کانفرنس تین روز تک جاری رہے گی ۔ کانفرنس کی کامیابی کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔

مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر معہ اہل و عیال ربوہ واپس تشریف لانے کیلئے ۲ مئی کو ایسٹ افریقن ایرویز سے عازم کراچی ہوئے ہیں ۔ احباب بخیریت منزل مقصود پر پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں ۔

—• عزیزم محمد وسیم صاحب ابن محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازی خاں لجارحنہ بادگولہ بیمار ہیں ۔ دل میں دو تین بار دورہ ہو جاتا ہے نیز عزیزہ حسین صدیقہ دختر محمد صدیق صاحب ہاشمی ڈیرہ غازی خاں کا Tonsells کا اپریشن ہوا ہے ۔ احباب ہر دو کی صحتیابی کے لئے دعا فرمائیں

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں

بیس لاکھ ایک ہزار سات سو تئیس روپے کے وعدہ جات موصول ہو چکے ہیں

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے محبوب کاموں کو جو اشاعت اسلام سے تعلق رکھتے ہیں جاری رکھنے کے لئے فضل عمر فاؤنڈیشن کا یادگاری فنڈ قائم کرنے کا اعلان جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے منشاء مبارک کی تعمیل میں کیا گیا تھا ۔ احباب جماعت نے جنہیں اللہ تعالیٰ نے اپنے خاص فضل سے خدمت اسلام اور اشاعت قرآن کے لئے ہر موقعہ پر بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے فضل عمر فاؤنڈیشن کے فنڈ میں اعلان سنتے ہی دلی خوشی اور مسرت سے حصہ لینا شروع کر دیا ۔ الحمد للہ کہ یہ نوٹ لکھنے کے وقت تک بیس لاکھ ایک ہزار سات سو تئیس روپے کے وعدے احباب جماعت کی طرف سے وصول ہو چکے ہیں ۔ عہدہ داران جماعت سے بالعموم اور امراء کرام اور حضرات مربیان سلسلہ سے بالخصوص درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ میں مستعدی کے ساتھ اس تحریک سے احباب کو باخبر رکھیں ۔ اور ایسے احباب کے وعدوں کی فہرستیں جلد از جلد بھجوائیں جو ابھی تک اس مبارک تحریک میں شامل نہیں ہو سکے ۔ ضروری ہے کہ جولائی تک کم از کم پچیس لاکھ کے وعدہ جات ہو جائیں ۔

وعدہ جات کی فہرستوں کے موصول ہونے پر وعدہ کرنے والے مخلصین اور کارکنان حضرات جنہوں نے اس یادگار فنڈ کیلئے وعدہ جات حاصل کرنے میں کوشش فرمائی ہے کے اسمائے گرامی حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں دعا کی غرض سے پیش کئے جاویں گے ۔ انشاء اللہ العزیز

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیخ مبارک احمد سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۵ مئی ۱۹۶۶ء

جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی

جماعت احمدیہ کے مخالفین اہل علم حضرات پہلے تو جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کو جو وہ افریقہ۔ ایشیا۔ یورپ وغیرہ میں کر رہی ہے چھپانے کے بعد یہ کہا کرتے تھے کہ جماعت مساعی کی جو رونداد یں شائع کرتی ہے وہ مبالغہ آمیز ہوتی ہیں۔ لیکن اب جبکہ وہ اس امر کو چھپا نہیں سکتے۔ اور ساری دنیا جان گئی ہے کہ واقعی احمدی ہر ملک میں اسلام کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ اور انہوں نے دنیا کے ہر کنارے پر موثر اسلامی مشن قائم کر رکھے ہیں اور جماعت احمدیہ تمام براعظموں میں افریقہ اور یورپ تک میں مساجد بھی تعمیر کر رہی ہے۔ اور کئی یورپی اور افریقی زبانوں میں قرآن کریم کے تراجم بھی شائع کر چکی ہے۔ تو ان کو اس امر کو چھپانے کی تو اب جرأت نہیں ہو سکتی۔ مگر اب انہوں نے ایک اور طریق اختیار کر رکھا ہے کہ احمدیوں کی مساعی کا اقرار کر کے یہ کہتے ہیں کہ جماعت اسلام کی نہیں بلکہ "قادیانیت" کی تبلیغ کرتی ہے۔

ان دوستوں میں سے ایک صاحب نے تو اس بنیاد پر ایک قسم کا فلسفہ ہی ایجاد کر لیا ہے کہ وہ یہ پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں کہ مسلمان اور قادیانی ایک دین کے دو فرقے نہیں بلکہ یہ نعوذ باللہ جدا امتیں ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ بھی ڈوبتے کو تنکے کے سہارے سے زیادہ نہیں۔ کیونکہ جب لوگ دیکھتے ہیں کہ احمدی زیادہ جوش سے نمازیں پڑھتے ہیں۔ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ جذبہ سے عشق اور سنت رسول اللہ پر ان سے زیادہ باقاعدگی سے عمل کرتے ہیں۔ دین کے لئے زیادہ مالی قربانیاں کرتے ہیں۔ تو ان دوستوں کا جھوٹ لوگوں پر خود بخود کھل جاتا ہے۔ اور وہ اس طرح بھی ناکام ہوتے ہیں۔ تاہم اپنے دل کو تسلی دینے کے لئے ایسی غلط فہمیاں پھیلانا نہیں چھوڑتے اور جب کبھی احمدیوں کی تبلیغی مساعی کا ذکر ہوتا ہے۔ تو وہی حربہ استعمال کرتے ہیں۔

چند روز ہوئے ہفت روزہ ایشیا میں ایک مودودی دوست نے مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام پر ایک مقالہ تحریر کیا تھا۔ مقالہ نویس کو چار و ناچار احمدیوں کی منظم تبلیغی سرگرمیوں کا ذکر کرنا پڑا۔ مگر انہوں نے وہی مستشرقین کا ہتھیار استعمال کیا۔ یعنی حقائق تو بیان کر دیتے ہیں مگر دودھ میں مینگنیاں ڈالنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا فقرہ لکھ جاتے ہیں جس سے ان کے زعم میں حقائق پر پانی پھر جاتا ہے۔ چنانچہ ان مودودی صاحب نے بھی حقائق بیان کر کے آخر میں یہ کہا کہ احمدیوں کی مساعی کامیاب نہیں ہے۔ ہم نے الفضل میں ان کے متعلق کچھ وضاحتیں پیش کی ہیں۔ اس پر ایشیا تو بولا نہیں مگر ہفت روزہ "اظہار رمزی" صاحب کی رگ حمیت پھڑک اٹھی ہے۔

اگرچہ "رمزی" صاحب کے مقالہ کے اختتام سے معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں وہ کہنا صرف اس قدر چاہتے تھے کہ مودودی مقالہ نگار نے جو یہ کہا ہے کہ صدر ناصر کی حکومت نے بھی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے درباره کچھ نہیں کیا تو یہ انہوں نے اس لئے کہا ہے کہ مودودیوں کو صدر ناصر سے خدا واسطے کا بیر ہے۔ خیر وہ جانیں اور وہ ہمیں اس سے تعلق نہیں ہم یہاں جو کچھ کہنا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ آپ نے احمدیوں کی تبلیغی مساعی کو چھپانے کے لئے بھی وہی ہتھیار استعمال کیا ہے۔ جس کا ہم اوپر ذکر کر چکے ہیں۔ یعنی یہ کہ احمدی اسلام کی تبلیغ نہیں کرتے بلکہ "قادیانیت" کی تبلیغ کرتے ہیں اور وہ مسلمانوں ہی کو شکار کرتے ہیں۔ اس سے ان کی غرض یہ ہے کہ لوگ احمدیوں کی سرگرمیوں سے متاثر نہ ہوں۔ اور ان کی سرگرمیاں دیکھ کر خود ان سے نہ پوچھ بیٹھیں کہ جن کو آپ لوگ کافر سمجھتے ہیں۔ وہ تو اسلام کے لئے یہ کچھ کر رہے ہیں۔ آپ جو مسلمان بنتے ہیں اسلام کے لئے کیا کرتے ہیں۔ اپنی اس خفت کو ڈھانپنے کے لئے شہاب کے رمزی صاحب لکھتے ہیں:۔

"آجکل ربوہ کا اخبار الفضل اس بات پر بڑا خوش ہے کہ مرزا غلام احمد صاحب کی جماعت افریقہ کے ممالک میں اسلام کی بڑی خدمت کر رہی ہے ... مختصر لفظوں میں دعوےٰ یہ ہے کہ جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کی جماعت بڑے زور شور سے اسلام کا پروپیگنڈا کر رہی ہے۔ تمام اسلامی حکومتیں مسلمان ادارے اور مسلمان لوگ اس بات میں ناکام ہوئے ہیں لہٰذا یہ کام اللہ تعالیٰ بس اسی منتخب جماعت سے لے رہا ہے۔" (شہاب ۲۴ اپریل ۱۹۶۶ء ص ۵)

ہم نے جو کچھ لکھا تھا وہ مودودی مضمون نگار کے حوالہ سے ہی لکھا تھا جس کو یہاں پھر نقل کر دیا جاتا ہے۔

"قادیانی بہت منظم ہیں۔ کمپالہ۔ نیروبی۔ دار السلام۔ لیٹوا اور کئی چھوٹے چھوٹے مقامات پر ان کے مراکز ہیں۔ گزشتہ ۴۰-۵۰ سال سے یہ لوگ کام کر رہے ہیں۔ ہر جگہ ایک ایک مسجد اور اس کے ساتھ مرکز ہے اور تقریباً سولہ سترہ ہمہ وقتی مبلغ اس علاقہ میں موجود ہیں .... قادیانیوں نے ایک کام یہ کیا ہے کہ مقامی زبانوں یا بالخصوص سواحیلی میں قرآن حکیم کے ترجمہ کی اشاعت کی ہے۔ اور اس طرح بعض دلوں میں اپنے لئے نرم گوشہ بھی پیدا کر لیا ہے۔" (ایشیا لاہور ۱ اپریل ۱۹۶۶ء ص ۱۱)

یہ تو جماعت احمدیہ کے متعلق ہے۔ اب اسی مضمون نگار کی رائے دوسرے مسلمانوں کے متعلق حسب ذیل الفاظ میں پیش کی گئی ہے ملاحظہ فرمائیے۔

"خود مسلمانوں میں اسلام سے صحیح تعلق اور اس کی تبلیغ کے لئے کوئی قابل ذکر کوشش نہیں کی گئی ہے۔ اور اس لحاظ سے صورت حال بہت ہی افسوسناک ہے۔ گزشتہ زمانہ میں مغربی ممالک کے اور مصر کے اخبارات میں اسلام کی تبلیغ کے بارے میں بڑی مبالغہ آمیز خبریں شائع ہوتی ہیں۔ اس علاقہ کی ذمہ داری دوسری مسلمان حکومتوں پر بھی ہے۔ لیکن کسی نے بھی اپنا فرض ادا نہیں کیا ہے۔ ناصر کی حکومت نے تبلیغ کا پروپیگنڈا تو اس طرح کیا ہے کہ جیسے چند دنوں میں پورا افریقہ اسلام کی آغوش میں آنے والا ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ایک مبلغ بھی ان کی طرف سے اس علاقہ میں نہیں آیا۔ عیسائیوں نے مغربی ممالک میں اگر مسلمانوں کی تبلیغ کا شور مچایا۔ تو اس لئے کہ اپنے سرمایہ داروں اور حکومتوں سے زیادہ سے زیادہ روپیہ وصول کر سکیں۔ مراکشی حکومت نے کچھ سال قبل یہ اعلان کیا تھا کہ مقامی مسلمانوں کے لئے سیکنڈری سکول دار السلام میں قائم کرے گی۔ لیکن آج تک یاد دہانیوں کے باوجود کوئی کام نہیں ہوا۔ دوسری طرف اس کی مثالیں بھی ہیں کہ کویت، پاکستان اور اردن کے بعض اہل خیر سے رقم وصول کی گئی۔ لیکن رقم وصول کرنے والے بجائے اس کے کہ کام کرتے اسے ذاتی استعمال میں لے آئے۔" (ایضاً)

شہاب کے رمزی صاحب نے آخر الذکر حوالہ کو کانٹ چھانٹ کر کے اور صرف مصر کی ناکامی کے ذکر سے مودودی مضمون نگار پر ناصر دشمنی کا الزام لگا کر ہی دل کو خوش کر لیا ہے۔ حالانکہ اگر پوری عبارت پڑھی جائے تو اس میں صرف مصر کی ناکامی کا ذکر نہیں ہے بلکہ احمدیوں کے سوا تمام مسلمانوں کی بے حسی کا ذکر ہے۔ اگر الفضل نے کہا کہ مشرقی افریقہ میں سوا احمدیوں کے کوئی مسلمان جماعت یا فرد بقول مضمون نگار تبلیغی کام نہیں کرتی تو اس میں کیا غلطی ہے رہا صرف جبکہ ایک مخالف کے حوالوں پر اس کا انحصار ہے۔

یہ تو صرف مشرقی افریقہ کا حال ہے۔ مغربی افریقہ میں جماعت احمدیہ کے متعلق بھی ایک حوالہ ملاحظہ فرمائیے۔ سیرالیون کے وزیر آبادکاری و ببلک ورکس آنریبل کانڈے نے ایک دفعہ کہا کہ:۔

"میں یہ اعتراف کرنے سے باز نہیں رہ سکتا کہ سیرالیون میں اگر کوئی اسلامی تنظیم کام کر رہی ہے۔ تو وہ صرف احمدیہ موومنٹ اور اس کے مبلغین ہیں۔ اور یہ بڑی ناانصافی ہوگی اگر میں اس امر کا اقرار نہ کروں کہ اگر احمدی مبلغین اس ملک میں نہ آئے ہوتے اور انہوں نے اسلام پر عیسائیت کے جارحانہ حملوں کی مدافعت نہ کی ہوتی تو اس وقت تک اس ملک میں اسلام کے نام کے سوا اور کچھ باقی نہ رہ پاتا اور کوئی شریف آدمی اس نام کے ساتھ منسوب ہونا گوارا نہ کرتا۔"

(تقریر صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء ص ۴۸، ۴۹)

آخر میں ہم رمزی صاحب و ہم قسم اہل علم حضرات کی خدمت میں عرض کرتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ کی تخفیف اور اس کے متعلق جھوٹ سے منافرت کے جذبات ابھارنے سے کچھ نہیں ہوگا۔ احمدیت اللہ تعالیٰ کے حکم سے تجدید و احیائے اسلام کے لئے کھڑی ہوئی ہے آپ کی کوششیں اس کا راستہ نہیں روک سکتیں۔

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف
"فوائد فریدیہ" میں ایک افسوسناک تحریف

(از مکرم مولوی عبدالمنان صاحب شاہد مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مصدق اور مشہور و معروف گدی نشین حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ آف چاچڑاں شریف نے ایک تصنیف منیف بزبان فارسی "فوائد فریدیہ" کے نام سے ۱۲۸۴ھ ہجری المقدس بمطابق ۱۸۶۷ء میں رقم فرمائی تھی جو پہلی دفعہ ۱۸۹۵ء میں مطبع مجتبائی واقع لاہور میں اشاعت پذیر ہوئی۔ اب حال ہی میں مولوی غلام جہانیاں صاحب خطیب و مینیجر مکتبہ معین الادب جامع مسجد ڈیرہ غازی خان نے فوائد فریدیہ کا فارسی سے اُردو میں ترجمہ "فیوضات فریدیہ" کے نام سے شائع کیا ہے۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب نے فوائد فریدیہ کا ترجمہ کرتے ہوئے دیانتداری اور حق و انصاف کا ثبوت نہیں دیا بلکہ جماعتِ احمدیہ سے سخت تعصب کا اظہار کرتے ہوئے اس کتاب میں واضح تحریف کی ہے۔ وہ یہ کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے فوائد فریدیہ میں جہاں تہتر دوزخی فرقوں کے نام لکھے ہیں ان میں سے بتیسویں نمبر پر مولوی غلام جہانیاں صاحب نے احمدیہ کے ساتھ مرزائیہ کا لفظ اپنے پاس سے لکھ دیا ہے (دیکھیں ترجمہ فوائد فریدیہ صفحہ ۵۲) حالانکہ ہم قبل ازیں شہاداتِ فریدی میں اس غلط فہمی کا ازالہ کر چکے ہیں کہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے رسالہ فوائد فریدیہ ۱۸۶۷ء میں رقم فرمایا تھا اس وقت سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے نہ کوئی دعوےٰ کیا تھا اور نہ ہی اپنی کوئی تصنیف شائع فرمائی تھی۔ اور نہ اپنی جماعت کی بناء ڈالی تھی۔ پس جب ۱۸۶۷ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنی جماعتِ احمدیہ قائم ہی نہ کی تھی تو حضرت خواجہ صاحب کا بیان کردہ فرقہ احمدیہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ فرقہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ۱۸۶۷ء میں تو جماعتِ احمدیہ کی بناء ہی نہ رکھی گئی تھی۔ فوائد فریدیہ کی تصنیف (۱۸۶۷ء) سے چونتیس سال بعد ۱۹۰۰ء میں ملک ہند کی مردم شماری کے موقع پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے فرقہ کا نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" تجویز فرمایا تھا۔

جیسا کہ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں:-

"یاد رہے کہ مسلمانوں کے فرقوں میں سے یہ فرقہ جس کا خدا نے مجھے امام اور رہبر مقرر فرمایا ہے ایک بڑا امتیازی نشان اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ ۔ ۔ ۔ اور وہ نام جو اس سلسلہ کے لئے موزوں ہے جس کو اپنے لئے اور اپنی جماعت کے لئے پسند ہے وہ نام "مسلمان فرقہ احمدیہ" ہے اور جائز ہے کہ اس کو احمدی مذہب کے مسلمان کے نام سے پکاریں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۹ صفحہ ۹۰ تا ۹۱ اشتہار ۴ نومبر ۱۹۰۰ء)

پس زیرِ نظر حوالہ میں فرقہ احمدیہ یقیناً سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فرقہ مُراد نہیں بلکہ کوئی اور فرقہ ہے۔ کیونکہ ۱۸۶۷ء میں جب فوائد فریدیہ لکھی گئی حضرت مسیح موعودؑ کا فرقہ موجود ہی نہ تھا۔ مولوی غلام جہانیاں صاحب پر فرض تھا کہ وہ بحیثیت ایک مترجم کے بعینہٖ ترجمہ لکھتے اور اپنی طرف سے نہ کوئی حرف کم کرتے اور نہ زائد لکھتے۔ اور یہی انصاف اور دیانت کا تقاضا تھا۔

(۲)

مگر ہم دیکھتے ہیں کہ مولوی صاحب نے یہ مجرمانہ تحریف عمداً کی ہے کیونکہ فوائد فریدیہ فارسی کا سنِ تصنیف ۱۲۸۴ھ مطابق ۱۸۶۷ء اپنے ترجمہ فیوضات فریدیہ میں مندرج نہیں کیا۔ اور نہ ہی پہلی بار اشاعت کا سن ۱۸۹۵ء لکھا ہے۔ اور یہ طریق انہوں نے اس لئے اختیار کیا ہے تاکہ دنیا کو فریب دیا جا سکے کہ حضرت خواجہ صاحب کے نزدیک سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا قائم کردہ فرقہ احمدیہ ہی نعوذ باللہ ناری فرقوں میں شامل ہے اور خود ہی اس کے ساتھ مرزائیہ لکھ دیا۔ حالانکہ ۱۸۶۷ء میں جبکہ فوائد فریدیہ تصنیف ہوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرقہ احمدیہ کا دنیا میں کوئی وجود ہی نہ تھا۔

(۳)

پھر یہ حقیقت سب پر واضح ہے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب کو ابتداء ہی سے جو محبت اور عقیدت تھی اس لحاظ سے بھی ہرگز یہ توقع نہیں کی جا سکتی کہ حضرت خواجہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ فرقہ کو ناری شمار کرتے جیسا کہ حضرت خواجہ صاحبؒ اپنے مقدس مکتوب میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام کو مخاطب کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:-

اِعْلَمْ یَا اَعَزَّ الْاَحْبَابِ
اِنِّیْ مِنْ بَدْوِ حَالِکَ
وَاقِفٌ عَلٰی مَقَامِ تَعْظِیْمِکَ
لِنَیْلِ الثَّوَابِ وَمَا جَرَتْ
عَلٰی لِسَانِیْ کَلِمَۃٌ فِیْ
حَقِّکَ اِلَّا بِالتَّبْجِیْلِ
وَرِعَایَۃِ الْاٰدَابِ۔
وَالْاٰنَ اُطْلِعُ لَکَ بِاَنِّیْ
مُعْتَرِفٌ بِصَلَاحِ حَالِکَ
بِلَا اِرْتِیَابٍ وَمُوْقِنٌ
بِاَنَّکَ مِنْ عِبَادِ اللّٰہِ
الصَّالِحِیْنَ وَفِیْ سَعْیِکَ
الْمَشْکُوْرِ مُثَابٌ وَقَدْ
اُوْتِیْتَ الْفَضْلَ
مِنَ الْمَلِکِ
الْوَهَّابِ وَلَکَ اَنْ
تَسْئَلَ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی
خَیْرَ عَاقِبَتِیْ۔"

(اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۷۲)

یعنی اے ہر ایک حبیب سے عزیز تر آپ کو معلوم ہو کہ میرا مقام ابتداء ہی سے آپ کی تعظیم و تکریم کرنا ہے تاکہ مجھے ثواب حاصل ہو اور کبھی میری زبان پر سوائے تعظیم و تکریم اور رعایت آداب کے آپ کے حق میں کوئی کلمہ (آپ کے خلاف) جاری نہیں ہوا اور مَیں آپ کو اطلاع دیتا ہوں کہ مَیں بلاشبہ آپ کے نیک حال کا اعتراف کرتا ہوں اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ آپ اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے ہیں اور آپ کی سعی اللہ تعالیٰ کے نزدیک قابل قدر و شکر ہے جس کا آپ کو اجر ملے گا اور خدائے بخشندہ بادشاہ کا آپ پر بڑا فضل ہے۔ آپ کو چاہئے کہ آپ میرے لئے عاقبت بالخیر کی دعا فرمائیں۔

ہم نے متذکرہ بالا عبارت اس مکتوب سے نقل کی ہے جو ۱۸۹۷ء میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمتِ اقدس میں تحریر فرمایا تھا اس سے یہ امر واضح ہو جاتا ہے کہ حضرت خواجہ صاحب ابتدا ہی سے حضور علیہ السلام کی تعظیم کرتے تھے تاکہ اللہ تعالیٰ سے ثواب ملے اور بجز تعظیم و تکریم اور حضور کے مقام کے مناسب حال آداب ملحوظ رکھنے کے کبھی کوئی کلمہ حضور کے خلاف ان کی زبانِ مبارک سے نہیں نکلا۔ ایسی حالت میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ فرقہ احمدیہ کو حضرت خواجہ صاحب کیسے ناری شمار کر سکتے تھے۔

(۴)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۱۸۹۷ء میں جب ہند و پاک کے چیدہ چیدہ علماء اور سجادہ نشین اصحاب کو دعوتِ مباہلہ کا خط لکھا تو اس کے جواب میں حضرت خواجہ غلام فرید صاحب سجادہ نشین چاچڑاں شریف نے وہ خط لکھا تھا جس کی ایک عبارت ہم نے اوپر درج کی ہے۔ حضرت خواجہ صاحبؒ کا یہ خط سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے حضرت خواجہ صاحبؒ کی زندگی میں ہی اپنی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ میں شائع فرما دیا تھا اور اس سے متعلق حضرت خواجہ صاحب موصوف کو بھی اطلاع فرما دی تھی بلکہ کتاب ضمیمہ انجام آتھم بھی بھجوا دی تھی۔ جب ملک کے متعصب علماء نے حضرت خواجہ صاحب کا مکتوب سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تصدیق اور عقیدت سے بھرپور پڑھا تو ان کے دل تعصب کی آگ سے بھڑک اُٹھے اور فوراً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی اور مولوی غلام دستگیر صاحب قصوری وغیرہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ کی خدمتِ اقدس میں چاچڑاں شریف پہنچے تاکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف فتویٰ کفر حاصل کیا جائے۔ چنانچہ لکھا ہے:-

"بعد ازاں مولوی غلام دستگیر مذکور عرض کرد کہ آں خط حضور بنام مرزا صاحب قادیانی نوشتہ اند مرزا صاحب

آں خط را در کتاب خود ضمیمہ انجام آتھم نوشتہ طبع کنانیدہ است و در اخبارات نیز آں را مطبوع کنانیدہ در اطرافِ عالم شائع گردانیدہ است۔ و آں خطِ حضور را سند قوی بر حقانیت خویش و حجت برجستہ بر علمائے و صلحائے تمام روئے زمین گرفتہ است و مے گوید کہ ببینید کہ ایں چنیں شیخ اکبر و اعظم و مقتدائے تمام جہان است بر صحتِ حالِ من اقرار دارد۔ و مرا از عباد اللہ الصالحین داند۔ پس حضور را باید کہ بر او سرو کار ندارند و بعلمائے جہان حمایت فرمایند۔ بدیں طریق کہ بر ہمیں فتاویٰ کہ ما بر ردّ و انکار او نوشتہ ایم حضور بر کفرِ او فتویٰ خود نویسند۔ مگر حضور خواجہ ابقاہ اللہ تعالیٰ ببقائہٖ بر ہمیں فتویٰ مذکور اصلاً دستخط خود نہ کردند۔۔۔۔ آنگاہ فرمودند کہ مرزا غلام احمد قادیانی ہم برحق است و در معاملہ خود راست و صادق است۔ و ہشت پاس در عبادت حق سبحانہٗ غرق است۔ و جہت ترقیٔ اسلام و اعلائے امرِ دین متساعی بجان است۔ ہیچ امرے در وے مذموم و قبیح نمے بینم۔ اگر دعویٰ مہدویت و عیسویت کردہ است آں ہم از ایں امر است کہ جائز است۔"

(اشارات فریدی جلد ۳ صفحہ ۱۷۹)

یعنی بعد ازاں مولوی غلام دستگیر (قصوری) نے عرض کی کہ وہ خط جو حضور نے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو لکھا ہے مرزا صاحب نے حضور کے اس خط کو اپنی کتاب انجام آتھم کے ضمیمہ میں درج کر کے شائع کر دیا ہے اور اخبارات میں طبع کروا کر دنیا کے چہار اطراف میں شائع کر دیا ہے۔ اور حضور کے اس خط کو مرزا صاحب نے اپنی سچائی کی مضبوط سند قرار دی ہے اور تمام روئے زمین کے علماء و صلحاء پر نمایاں طور پر حجت قرار دی ہے اور وہ (مرزا صاحب) کہتے ہیں کہ دیکھئے! اس طرح شیخ اکبر و اعظم جو جہان کے مقتداء ہیں میرے موقف کی صحت کے معترف ہیں۔ اور مجھے اللہ تعالیٰ کے صالح بندوں میں سے جانتے ہیں۔ پس حضور (خواجہ صاحب) کو چاہیئے کہ اس سے کوئی سرو کار نہ رکھیں اور دنیا کے علماء کی حمایت فرمائیں۔ اور وہ اس طرح کہ ان فتووں پر جو ہم نے ان کے انکار اور ردّ میں لکھے ہیں حضور بھی خود ان کے کفر پر فتویٰ لکھ دیں مگر حضرت خواجہ صاحب نے اس فتویٰ کفر پر ہرگز اپنے دستخط نہ کئے۔۔۔۔ اس وقت حضرت خواجہ صاحبؒ نے فرمایا کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی حق پر ہیں۔ اور اپنے معاملہ میں راستباز اور صادق ہیں اور آٹھوں پہر اللہ تعالیٰ حق سبحانہٗ کی عبادت میں غرق رہتے ہیں اور اسلام کی ترقی اور دینی امور کی سربلندی کے لئے دل و جان سے کوشاں ہیں۔ میں ان میں کوئی مذموم اور قبیح چیز نہیں دیکھتا۔ اگر انہوں نے مہدی اور عیسےٰ ہونے کا دعوےٰ کیا ہے تو یہ بھی ایک ایسی بات ہے جو جائز ہے۔

گویا سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف حضرت خواجہ صاحبؒ نے باوجود علماء کے اصرار کے فتویٰ کفر نہیں دیا بلکہ حضور علیہ السلام کی بلا خوف لومۃ لائم تعریف فرما کر علماء کو ناکام لوٹا دیا۔ اس صورت میں یہ کس طرح مانا جا سکتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قائم کردہ سلسلہ احمدیہ کو انہوں نے نعوذ باللہ ناری قرار دیا تھا۔ فتفکروا و تدبروا۔

~~~~~(۵)~~~~~

حضرت خواجہ غلام فرید صاحب نے فوائد فریدیہ میں تہتر فرقوں میں سے صرف اہل سنّت والجماعت فرقہ کو جنتی قرار دیا ہے (ترجمہ فیوضات فریدیہ صفحہ ۵۳) اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو حضرت خواجہ غلام فرید صاحبؒ خود اہل سنّت والجماعت تسلیم کرتے تھے۔ چنانچہ حضرت خواجہ صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہمہ اوقات مرزا صاحب بعبادتِ خدا عزّ وجلّ میگذارند۔ یا نماز میخوانند یا تلاوتِ قرآن شریف میکنند یا دیگر شغل و اشغال مے نمایند بر حمایتِ اسلام و دین چناں کمر ہمت بستہ کہ ملکۂ زمان لنڈن را نیز دعوتِ دینِ محمدی کردہ است۔ و بادشاہ روس و فرانس وغیرھا راہم دعوتِ اسلام نمودہ است و ہمہ سعی و کوشش او راد نیست کہ عقیدہ تثلیث و صلیب را کہ سراسر کفر است بگذارند و توحید خدا وند تعالیٰ بگروند و علماء وقت را بہ ببینید کہ دیگر گروہ مذاہب باطلہ را گذاشتہ صرف درپے ایں چنیں نیک مرد کہ از اہل سنت والجماعت و بر صراطِ مستقیم است و راہِ ہدایت مے نماید افتادہ اند و بروے حکم تکفیر مے سازند۔ کلامِ عربی او را ببینید کہ از طاقتِ بشریہ خارج است و تمام کلامِ او مملو از معارف و حقائق و ہدایت است و از عقائدِ اہلِ سنّت والجماعت و ضروریاتِ دین ہرگز منکر نیست۔"

(اشارات فریدی حصہ سوم صفحہ ۱۶۹-۱۷۰)

یعنی حضرت مرزا صاحب تمام اوقات خدائے عزّ وجل کی عبادت میں گزارتے ہیں یا نماز پڑھتے ہیں۔ یا قرآن شریف کی تلاوت کرتے ہیں یا دوسرے ایسے ہی دینی کاموں میں مشغول رہتے ہیں اور دینِ اسلام کی حمایت پر اس طرح کمر ہمّت باندھی ہے کہ ملکۂ زماں لنڈن کو بھی دینِ محمدی (اسلام) قبول کرنے کی دعوت دی ہے اور روس اور فرانس اور دیگر ملکوں کے بادشاہوں کو بھی اسلام کا پیغام بھیجا ہے اور ان کی تمام تر سعی و کوشش اسی بات میں ہے کہ وہ لوگ عقیدۂ تثلیث و صلیب کو جو کہ سراسر کفر ہے چھوڑ دیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی توحید اختیار کر لیں۔ اور اس وقت کے علماء کا حال دیکھو کہ دوسرے تمام جھوٹے مذاہب کو چھوڑ کر ایسے نیک مرد کے درپے ہو گئے ہیں جو کہ اہلِ سنت والجماعت سے ہے اور صراطِ مستقیم پر قائم ہے اور ہدایت کا راستہ دکھاتا ہے اور یہ لوگ اس پر کفر کا فتویٰ دیتے ہیں۔ انکے عربی کلام کو دیکھو جو بشری طاقت سے بالاتر ہے اور ان کا تمام کلام معارف و حقائق اور ہدایت سے بھرا ہوا ہے۔ وہ اہلِ سنّت والجماعت اور دین کی ضروریات سے ہرگز منکر نہیں ہیں۔

حضرت خواجہ صاحب کے مندرجہ بالا ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیثیت اور اہل سنت والجماعت کے عقائد کا پابند ہونے اور رات دن کی دینی کوشش و سعی کو اظہر من الشمس کر رہے ہیں۔ ان حالات میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضورؑ کے قائم کردہ سلسلہ احمدیہ کو کیسے ناری قرار دیا جا سکتا ہے بلکہ حضرت خواجہ صاحبؒ کے فرمان کے مطابق اہل سنّت والجماعت کے عقائد و تعلیمات پر کاربند ہونے کی وجہ سے جنتی اور ناجی فرقہ میں شامل ہیں۔ چنانچہ سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"میں ان تمام امور کا قائل ہوں جو اسلامی عقائد میں داخل ہیں۔ اور جیسا کہ اہلِ سنت جماعت کا عقیدہ ہے ان سب باتوں کو مانتا ہوں جو قرآن و حدیث کی رُو سے مسلم الثبوت ہیں۔"

(تبلیغ رسالت جلد ۲ صفحہ ۲۰-۲۱)

پھر حضورؑ نے فرمایا:۔

"ہم اپنی جماعت کو نصیحت کرتے ہیں کہ وہ سچے دل سے کلمہ طیبہ پر ایمان رکھیں کہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور اسی پر مریں۔ اور تمام انبیاء اور تمام کتابیں جن کی سچائی قرآن شریف سے ثابت ہے ان سب پر ایمان لاویں۔ اور صوم و صلوٰۃ اور زکوٰۃ اور حج اور خدا تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے مقررہ فرائض کو فرائض سمجھ کر اور تمام منہیات کو منہیات سمجھ کر ٹھیک ٹھیک اسلام پر کاربند ہوں۔ غرض وہ تمام امور جو اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں ان سب کا ماننا فرض ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۸۶)

پھر اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں ؎

ہم تو رکھتے ہیں مسلمانوں کا دیں
دل سے ہیں خدّام ختم المرسلیں
سارے حکموں پر ہمیں ایمان ہے
جان و دل اس راہ پر قربان ہے

~~~~~(۶)~~~~~

ہم اس مضمون کے ذریعہ حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے وارث اور موجودہ سجادہ نشین جناب شیخ فرید صاحب آف چاچڑاں شریف تک یہ آواز پہنچاتے ہیں کہ وہ اپنے مقدس آقا اور پیشوا حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے بغیر کسی خوف لومۃ لائم حق و انصاف کا مظاہرہ کریں اور حضرت خواجہ صاحبؒ کی مقدس امانتوں کا بدل و جان تحفظ کرنے کا انتظام کریں اور مولوی غلام جہانیاں صاحب سے دریافت کریں کہ کیوں وہ ایسی تحریف مجرمانہ کے مرتکب ہوئے ہیں اور حضرت خواجہ غلام فرید صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی طرف ایسی بات منسوب کرتے ہیں جو کہ انہوں نے نہیں فرمائی اور اس طرح امانت میں خیانت کر کے ان کی مقدس روح کو تڑپانے اور دُکھ دینے کا موجب ہوئے ہیں۔ اگر علماء کہلانے والوں سے ہی ایسی خیانت اور بے انصافی سرزد ہو تو عوام سے کیا امید کی جا سکتی ہے۔

چو کفر از کعبہ برخیزد کجا ماند مسلمانی

و آخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ کا سابق سرحد میں ورود مسعود

مختلف مقامات پر خواتین کے جلسے اور اہم تقاریر

مرتبہ:۔ محترمہ امتہ المالک صاحبہ ایم۔اے بنت ملک عبدالحمید صاحب راولپنڈی کی رپ

عرصہ سے لجنہ اماءاللہ پشاور حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ مرکزیہ کی خدمت میں پشاور تشریف لانے کے دعوت نامے بھجوا رہی تھی لیکن ہر بار بعض ناگزیر حالات کی بنا پر یہ پروگرام التواء میں پڑتا رہا۔ بالآخر اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل اور احسان سے سرزمین پشاور کو "خواتین مبارکہ" کی قدم بوسی کا شرف عطا فرمایا:۔

طے شدہ پروگرام کے تحت ۱۱ر اپریل کی شام کو حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مرکز احمدیت سے سابق صوبہ سرحد کے چھ روزہ دورے پر روانہ ہوئیں۔ گاڑی اگلے روز صبح ۱۰ بجے پشاور پہنچی۔ جہاں وقت سے کافی پہلے متعدد احمدی خواتین اپنے معزز مہمانوں کو خوش آمدید کہنے کی غرض سے موجود تھیں۔ جونہی گاڑی رکی۔ مشتاق دید ار نگاہیں اٹھیں۔ اور چند لمحوں میں وہ محبوب ہستیاں ان کے درمیان رونق افروز تھیں جس کی وجہ سے خوشی اور مسرت کی ایک لہر ان میں دوڑ گئی۔ سب سے پہلے علاقائی صدر محترمہ امتہ الشافی صاحبہ نے خوشنما پھولوں کے گلدستے اپنے معزز اور قابل احترام مہمانوں کی خدمت اقدس میں پیش کئے بعدازاں ممبرات لجنہ اماءاللہ پشاور کی ایک کثیر تعداد پھولوں کے ہار دیتے ہوئے آگے بڑھی اور فرداً فرداً ہر ایک نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا اس کے بعد یہ مختصر قافلہ لیڈی ڈاکٹر محترمہ خالدہ کنور صاحبہ کی کوٹھی کی طرف روانہ ہوا جہاں ان کی رہائش کا انتظام تھا۔

پشاور میں خواتین کا پہلا اجتماع

اگلے روز مورخہ ۱۳ر اپریل کو صبح ۱۰½ بجے احمدی مستورات کا ایک عظیم الشان جلسہ مسجد احمدیہ سول کوارٹرز میں منعقد ہوا جس کو رنگ برنگی جھنڈیوں اور خوشنما پھولوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ صدارت کے فرائض حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ نے سرانجام دئے ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ نے دورۂ ہذا کی کامیابی کے لئے لمبی اجتماعی دعا کرائی۔ پھر محترمہ شمیم شریف صاحبہ ایم۔اے صدر لجنہ اماءاللہ پشاور نے خصوصی مہمانوں کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔ بعدہٗ محترمہ نذیرہ یوسف صاحبہ نے ترنم کے ساتھ استقبالیہ نظم سنائی جو ہمہ تن گوش ہو کر سنی گئی۔ اس نظم کے بعد لجنہ اماءاللہ بازید خیل کی طرف سے منظوم پشتو سپاسنامہ سنایا گیا۔ پھر ایک مضافاتی لجنہ کی نمائندہ ممبر نے بڑی خوش الحانی سے ایک نظم سنائی۔

پھر لیڈی ڈاکٹر انور ارجمند صاحبہ جنرل سیکرٹری لجنہ اماءاللہ پشاور نے گذشتہ چھ ماہ کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جس کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ مدظلہا العالی کا خطاب شروع ہوا۔

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کا خطاب

آپ نے فرمایا میں نے لجنہ پشاور کی گذشتہ چھ ماہ کی رپورٹ دیکھی ہے اور یہ امر باعث مسرت ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے آپ کا ہر قدم ترقی کی طرف اٹھ رہا ہے تاہم ان رپورٹوں میں اصل حسن اور نکھار تبھی پیدا ہو سکتا ہے۔ جب ان میں بتایا جائے کہ سال رواں میں اتنے لوگوں نے ہماری تبلیغی مساعی کے نتیجہ میں حق کو قبول کیا ہے۔۔۔۔ ہم لوگوں کا اصل نصب العین یہی ہے کہ بھٹکی ہوئی مخلوق خدا کو اسلام کا صحیح چہرہ دکھایا جائے۔۔۔۔۔ اور یہ سب کچھ اس حالت میں ممکن ہو سکتا ہے کہ ہم اپنا عملی نمونہ ایسا اعلیٰ پیش کریں کہ ہمارے ہر قول اور ہر فعل سے اسلام اور احمدیت کی صداقت کا اظہار ہو۔ خطاب کو جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا! کہ ہم سب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیعت کی ہوئی ہے لہٰذا آپ کی پیش کردہ دس شرائط بیعت پر عمل پیرا ہونا ہر احمدی عورت کا فرض اولین ہے۔ اس کے بعد ہر شرط پر کسی قدر تفصیلی روشنی ڈالی اور فرمایا! کہ احمدی مستورات کو عسر میں یسر میں۔ تنگی میں۔ آسائش میں ہر حالت میں خدا تعالیٰ کی خاطر۔ اسکے دین کی خاطر۔ اس کے حبیب کی خاطر عظیم الشان قربانیوں کے لئے تیار رہنا چاہیئے۔ احمدیت کو ضرورت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی کی سی عالم دین خواتین کی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی طرح اپنا سارا مال دین اسلام کی سربلندی کے لئے نچھاور کرنے والی مستورات کی اور حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا کی طرح ہر حال میں راضی برضا رہنے والیوں کی۔ پس میری بہنو اور میری بچیو۔ اپنا اعلیٰ نمونہ پیش کرو۔

آپ کی یہ تقریر ٹھیک سوا گھنٹہ تک جاری رہی اور غیر معمولی توجہ اور انہماک کے ساتھ سنی گئی۔ بعد میں سینکڑوں خواتین اور بچیوں نے حضرت سیدہ ام متین صاحبہ اور حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ سے مصافحہ کا شرف حاصل کیا۔

دارالنسواں میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

اسی روز مورخہ ۱۳ر اپریل کو شام ۴½ بجے دارالنسواں میں ڈاکٹر مسز ۔۔۔ صدیقی پرنسپل ہوم اکنامکس کالج پشاور کی زیر صدارت سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلسہ کا انعقاد ہوا جس میں باوجود موسم کی خرابی کے کثیر تعداد میں غیر از جماعت خواتین نے شمولیت اختیار کی کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ نظم کے بعد محترمہ شمیم شریف صاحبہ صدر لجنہ اماءاللہ پشاور نے حاضرات سے اپنے ہر دو خصوصی مہمانوں کا اور صدر جلسہ کا تعارف کرایا۔ اسکے بعد حضرت سیدہ مہر آپا کی تقریر بعنوان "آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور عبادت" شروع ہوئی۔ آپ نے بڑے احسن پیرائے میں دیگر مذاہب کے طریق عبادت پر روشنی ڈالنے کے بعد فرمایا کہ دوسرے مذاہب میں مقصد اعلیٰ صرف گناہ سے چھٹکارہ حاصل کرنا ہے جبکہ اسلام میں خدا تعالیٰ کی ذات کو پا لینا اور اس کی بتائی ہوئی راہوں کو اختیار کرکے اس محبوب حقیقی کا مظہر بننا ہی دراصل عبادت کی روح ہے اور ان معنوں میں عابد ہونے کے صحیح مصداق ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہیں جنہیں اس عظیم الشان نعمت کا اولین مقام ملا۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے آپ نے فرمایا! کہ مخلوق خدا سے شفقت۔ محبت اور احسان عبادت میں شامل ہے اور اس لحاظ سے بھی ہمارے آقا اس بلند ترین مقام پر پہنچے ہوئے تھے جہاں کوئی آپ کا مقابلہ نہ کر سکا۔

اسلامی عبادت میں ایک اور اہم عبادت روزہ ہے۔ حضورؐ کے روزے بھی عشق الٰہی کا پرتو ہوتے۔ رمضان کے شروع ہوتے ہی آپؐ مجسمہ جود و سخا بن جاتے۔ ذکر الٰہی اور عبادت کے لئے خود اپنے آپ کو اور دیگر لواحقین کو پہلے سے تیار کر لیتے۔

عبادت کی ایک اور قسم زکوٰۃ یا انفاق فی سبیل اللہ ہے۔ اس لحاظ سے بھی آپ نے وہ نمونہ پیش کیا کہ اس کی نظیر نہیں ملتی حضرت سیدہ موصوفہ کی یہ تقریر تقریباً ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔

آپ کی تقریر کے بعد حضرت سیدہ ام متین صاحبہ کی تقریر شروع ہوئی جو کم و بیش ایک گھنٹہ تک جاری رہی۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ والدہ ڈاکٹر نعیمہ عظمت۔ فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بوجہ ہائی بلڈ پریشر سخت تکلیف میں ہیں۔ ان کی صحت کے لئے اور عزیزم شاہد احمد اور کرامت اللہ جو کہ میٹرک اور بی۔اے کے امتحانات میں علی الترتیب شامل ہو رہے ہیں کی کامیابی کے لئے احباب سے درخواست دعا ہے۔

(عظمت اللہ ۔ لاہور)

۲۔ میرے نسبتی برادر منشی عزیز احمد صاحب کارکن بہشتی مقبرہ سول ہسپتال لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ نیز میرا پوتا عزیز عبدالوحید ملتان میں تشویشناک طور پر بیمار ہے احباب ہر دو کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرمادیں۔

خاکسار ماسٹر محمد مولا داد۔
محلہ دارالیمن ربوہ

۳۔ میرا بھتیجا نصیر احمد ابن ملک عبدالعظیم صاحب ایک ملازمت کے لئے کوشش کر رہا ہے۔ سب بھائی بہنوں کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔

خاکسار
محمد شفیع (نوشہروی)
دارالرحمت وسطی ربوہ

بقایا داران چندہ وقف جدید

سنہ ۱۹۶۵ء کے جملہ بقایا داران چندہ وقف جدید کی طرف فرداً فرداً ان کے حسابات بھجوائے جا رہے ہیں۔ ایسے تمام دوستوں کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنے مقامی سیکرٹری مال سے حسابات کا مقابلہ کر کے اگر کوئی غلطی ہو تو ہم سے درستی کروا لیں۔ بصورت دیگر اپنا بقایا جس قدر جلد ممکن ہو سکے ارسال فرما دیں۔ جزاکم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔
بعض تفاصیل نہ پہنچنے کی وجہ سے ہمارے کھاتہ میں اندراج نہیں ہو سکا۔ اسلئے سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ اس سلسلہ میں وہ ہمارے ساتھ تعاون فرما کر تفاصیل بھجوا دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء۔

(ناظم مال وقف جدید)

امتحانات مجالس اطفال الاحمدیہ

۲۲ مئی بروز جمعہ اطفال کے مختلف معیاروں کا امتحان منعقد ہو رہا ہے۔ اس کے لئے عہدیداران مجالس ہائے اطفال الاحمدیہ کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ابھی سے اطفال کے متعلقہ کورسز کی تیاری شروع کرا دیں تا وہ صحیح رنگ میں علم دین حاصل کر کے سلسلہ کی خدمت باحسن طریق سر انجام دے سکیں۔ ان میں تمام اطفال کا شامل ہونا لازمی ہے۔
نیز مطلوبہ پرچوں کی تعداد سے بھی جلد از جلد آگاہ فرمائیں تا بروقت ارسال کئے جا سکیں۔

(مہتمم اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

فوجی بھرتی

مورخہ ۱۹ رمئی سنہ ۶۶ء بروز جمعرات بوقت ۹½ بجے صبح انصار اللہ مرکزیہ کے دفتر میں فوجی بھرتی ہوگی
امیدوار کا قد پانچ فٹ چھ انچ اور تعلیم چھ جماعت لازمی ہے۔ عمر ۱۷ سے ۲۵ سال
امیدوار اپنا تعلیمی سرٹیفکیٹ چھاپہ شدہ فارم پر سکول کی مہر اور ہیڈ ماسٹر کے دستخطوں سے اپنے ہمراہ ضرور لائیں۔

(ناظر امور عامہ)

پتہ مطلوب ہے

چوہدری عبدالرحمن خاں صاحب ولد چوہدری عطا محمد خاں صاحب موصی ۹۶۵۱ سابقہ سکونت ننگل ضلع جالندھر مشرقی پنجاب (بھارت) کے موجودہ پتہ کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو یا موصی خود اس اعلان کو پڑھیں تو اپنے پتہ سے فوری اطلاع دیں۔ یہ صاحب سنہ ۶۳ء میں موضع نور ڈاکخانہ خاص ضلع جہلم میں سکونت پذیر تھے۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ـــ ربوہ)

اعلان دار القضاء

محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم محمد عثمان صاحب ساکن ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے بڑے بیٹے عزیزم چوہدری محمد اعظم صاحب بی۔ ایس سی۔ بی۔ ٹی (ایم۔ ایڈ) واقف زندگی ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ بتاریخ ۶۶/۲/۲ کو وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم نے مندرجہ ذیل جائیداد چھوڑی ہے۔ اسے حسب شریعت اسلامیہ مرحوم کے ورثاء میں تقسیم کیا جائے۔
۱۔ ایک مکان واقع محلہ دار العلوم ربوہ قطعہ ۲۴/۲۳/۵ رقبہ ایک کنال۔ (۲) اس سے ملحقہ ایک کنال سفیدہ زمین (۳) ایک کنال زمین واقع محلہ باب الابواب ربوہ قطعہ ۵/۲ (۴) مبلغ ۹۸۳/۲۰ روپے امانت کھاتہ ۲۲۵۱/۱۸۱۲ (تحریک جدید) (۵) مبلغ ۲۵۳/۳۷ روپے امانتی کھاتہ ۵۰۱/۹۰۳۲۳ (صدر انجمن احمدیہ) (۶) مرحوم کی تنخواہ ماہ جنوری سنہ ۶۶ء (۷) پراویڈنٹ فنڈ مبلغ ۳۹۳/۰۲ روپے جو صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہے۔ (۸) ایک رقم بطور حق الخدمت واجب الادا ہے جس کی مقدار ابھی معلوم نہیں ہو سکی (۹) انشورنس بانڈ قیمتی ۱۳۰/- روپے (۱۰) قطعہ ۲۳/۴ محلہ دار العلوم رقبہ دس مرلے (۱۱) مذکورہ بالا جائیداد کے علاوہ اگر کوئی اور متروکہ جائیداد ہو تو وہ بھی حسب شریعت تقسیم کیا جائے ـــ اگر کسی صاحب کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء ربوہ)

جماعت احمدیہ کی اصلاحی کمیٹیاں اور مصالحتی بورڈ

مندرجہ بالا عنوان کے ماتحت نظارت ہذا نے الفضل ۲۹ راپریل میں اصلاحی کمیٹیوں کا اعلان کیا تھا۔ یہ کمیٹیاں مشاورت سنہ ۵۶ء کے فیصلہ کے ماتحت بنائی گئی تھی اور یہ کمیٹیاں نظارت کے ریکارڈ میں قائم ہیں اور منظور شدہ ہیں۔ البتہ بعض اضلاع میں اصلاحی کمیٹیوں کے منظور شدہ ممبران میں ردوبدل ہو چکا ہے۔ بعض ممبران فوت ہو چکے ہیں اور بعض کے حالات ٹھیک نہیں رہے۔ اندریں حالات اعلان کیا جاتا ہے کہ جو امراء ضلع پہلے ممبران کمیٹی میں تبدیلی چاہتے ہوں۔ وہ مجلس عاملہ کے مشورہ سے تین ممبران مقرر کر کے اطلاع دیں۔ نظارت ہذا ان کی رپورٹ کے مطابق اعلان کر دے گی۔ کام بہرحال شروع ہو جانا چاہیئے

(ناظر اصلاح و ارشاد)

دعائے مغفرت

میری پھوپھی محترمہ امۃ المجید صاحبہ مشیت ایزدی سے مورخہ ۵ راپریل کو فوت ہو گئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ بچپن میں میرے والد مرحوم حضرت مولوی عبیداللہ صاحب شہید ماریشس کے ساتھ ہی ماریشس گئی تھیں۔ جب وہاں سے واپس آئیں تو ان کی شادی حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ایماء پر دادا جان حضرت غلام رسول صاحب وزیرآبادی نے حضرت حافظ روشن علی صاحب سے کر دی دو سال کے بعد جب حضرت حافظ صاحب فوت ہو گئے تو ان کی دوسری شادی محترم پیر عبدالعلی صاحب سے ہوئی اور ۳۰ سال کا لمبا عرصہ نہایت اچھی طرح گذارا۔ مرحومہ غرباء کی تکلیف دیکھکر پریشان ہو جاتیں اور جو کچھ امداد ہو سکے وہ کرتیں۔ تہجد گذار تھیں۔ عمر کے آخری حصہ میں اعصابی اور دماغی تکلیف سے بیمار ہو گئیں جب ان کے خاوند مکرم پیر عبدالعلی صاحب بعارضہ فالج بیمار ہوئے تو اعصاب پر شدید صدمہ سے بہت برا اثر ہوا۔ عیدالاضحیٰ سے چند روز قبل ان کے کپڑوں کو آگ لگ گئی۔ آگ تو بجھ گئی مگر جسم کا کافی حصہ جل گیا۔ حیدرآباد ہسپتال میں داخل کرایا گیا۔ مگر جانبر نہ ہو سکیں۔ ایک ہفتہ ہسپتال میں رہنے کے بعد وہاں پر ہی فوت ہو گئیں۔ آپ موصیہ تھیں اور حیدرآباد میں امانتاً دفن کرا دیا گیا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو جنت میں اعلیٰ درجات عطا فرمائے۔ ابھی مکرم پیر عبدالعلی صاحب اب بھی فالج سے بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحت کاملہ عاجلہ عطا فرمائے اور ان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔

(حافظ بشیر الدین عبیداللہ سابق مبلغ ماریشس و افریقہ)

درخواست دعا۔ میری والدہ محترمہ گردے کا دورہ پڑنے سے تشویشناک طور سے بیمار ہیں میرے بھائی ملک سعید احمد خاں جن کی تین مہینہ قبل حیدرآباد میں ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی ابھی تک بیمار ہیں۔ احباب ان دونو کے لئے دعا فرمائیں۔

(ملک بشیر احمد خلف ملک محمد شفیع صاحب مرحوم حیدرآباد۔ دکن)

داخلہ فیلڈ اسسٹنٹ کلاس سرگودھا و رحیم یارخاں

شرائط: میٹرک۔ سکونت۔ سرگودھا۔ لاہور۔ ملتان۔ بہاولپور و راولپنڈی ڈویژن۔ عمر ۶۶/۱/۱ کو ۱۸ تا ۲۵۔ عمر ۶۶/۱/۱ کو ۱۸ تا ۲۵

انٹرویو۔ امیدواران اضلاع میانوالی جھنگ و سرگودھا بتاریخ ۱۳ ماہ مئی بمقام سرگودھا۔ ضلع لائلپور والوں کا ۶۶/۵/۱۵ کو لائلپور میں۔ اضلاع لاہور گوجرانوالہ سیالکوٹ و شیخوپورہ والوں کا ۶۶/۵/۱۸ کو لاہور میں اور بہاولپور بہاولنگر و رحیم یارخاں والوں کا ۶۶/۵/۱۳ و ۱۴ کو بہاولپور میں۔ ڈیرہ غازیخاں والوں کا ۶۶/۵/۱۶ کو ڈیرہ غازیخاں میں۔ راولپنڈی جہلم گجرات اور کیمبل پور والوں کا ۶۶/۵/۱۹ و ۲۰ کو راولپنڈی میں اور ملتان منٹگمری اور مظفرگڑھ والوں کا ۶۶/۵/۱۱ و ۱۲ کو ملتان میں

درخواستیں ۶۶/۵/۱۰ تک ضروری کوائف کے ساتھ ۶۶/۵/۱۰ تک بنام پرنسپل ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ سرگودھا بصورت امیدواران لاہور سرگودھا و راولپنڈی ڈویژن اور بنام پرنسپل ایگریکلچرل ٹریننگ انسٹیٹیوٹ رحیم یارخان بصورت امیدواران ملتان بہاولپور ڈویژن۔ کلاس ۶۶/۶/۱ سے جاری ہوگی اور موجودہ ایک سالہ کورس کی بجائے دو سالہ کورس ہوگا۔

پ۔ ت ۶۶/۴/۲۹ (ناظر تعلیم)

طبی معلومات:-

اختلاج قلب

اختلاج کے عارضہ میں دل زور زور سے دھڑکتا ہے بعض لوگ اسے دل کی پیچیدہ بیماری سمجھنے لگتے ہیں اور یوں پریشان ہو جاتے ہیں۔ ان کی پریشانی کے نتیجہ میں اختلاج میں اضافہ ہو جاتا ہے یعنی دل زیادہ شدت سے دھڑکنے لگتا ہے

درحقیقت اختلاج ایک ایسی کیفیت ہے جس میں انسان کو اپنے دل کی حرکت کا احساس ہو جاتا ہے۔ جو عام حالات میں نہیں ہوتا۔ حالانکہ دل عام طور پر ایک رفتار اور ردھم سے دھڑکتا ہے مگر ہم اس کی آواز پر کان نہیں دھرتے جب کسی وجہ سے ہمیں احساس ہو جاتا ہے کہ ہمارا دل تیزی سے دھڑک رہا ہے تو یہ کیفیت بیماری بن کر ہمارے اعصاب پر مسلط ہو جاتی ہے۔

ماہرین طب کی رائے میں اختلاج خطرناک علامت نہیں ہے اور دل کی بیماریوں میں یہ علامت موجود نہیں ہوتی۔ اختلاج کے مریضوں کے معائنے اور تجزیے سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان میں زیادہ تر افراد ایسے ہوتے ہیں جنہیں سرے سے کوئی بیماری ہوتی ہی نہیں۔ اور جنہیں کوئی بیماری ہوتی ہے اس کا کم سے کم دل سے کوئی تعلق نہیں ہوتا۔ دل کی بیماری کے ساتھ اختلاج کی کیفیت شاذ و نادر حالات ہی میں موجود ہوتی ہے اور یہ کہ دل کی بیماری میں دوسری علامات زیادہ نمایاں طور پر ظاہر ہوتی ہیں۔

اعتدال کی ضرورت۔

حساس قسم کے لوگوں میں زیادہ محنت کے سبب سے یا خوف زدگی کے نتیجے میں دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے اور یہ بالکل قدرتی امر ہے اس کے بارے میں فکرمند نہیں ہونا چاہیئے۔ چائے کے زیادہ استعمال یا تمباکو نوشی کے باعث بھی اختلاج شروع ہو جاتا ہے پھر کسی بھی پرانے اور کمزور کرنے والے مرض سے صحت یابی کے بعد آدمی جب چلنے پھرنے لگتا ہے تو اس کا دل تیزی سے دھڑکتا ہے اس لئے جہاں چائے اور تمباکو کے استعمال میں حد اعتدال سے تجاوز نہیں کرنا چاہیئے وہاں لمبی بیماری سے اٹھنے کے بعد زیادہ محنت طلب کام نہیں کرنا چاہیئے تاآنکہ توانائی بحال نہ ہو جائے اسی طرح زینہ چڑھنے اور جھک کر کام کرنے سے بھی احتراز کرنا چاہیئے معدے کی اصلاح پر بھی دھیان دینا چاہیئے۔

پریشانی کا اثر۔

اختلاج کی کیفیت میں کسی قسم کا دکھ درد نہیں ہوتا محض دھڑکن تیز ہو جاتی ہے جو گراں گزرتی ہے آدمی پریشان ہو تو اختلاج بڑھ جاتا ہے اگر سونے سے پہلے اختلاج شروع ہو جائے تو نیند غائب ہو جاتی ہے اور پریشانی بڑھ جاتی ہے بعض اوقات دل کی دھڑکن کے ساتھ سینے کے بائیں حصہ میں ایک خاص قسم کا درد اٹھتا محسوس ہوتا ہے جسے طبی اصطلاح میں "الیفرٹ سنڈروم" کہتے ہیں یہ کیفیت پریشانی کی علامات میں سے ہے اور ایسے افراد میں ظاہر ہوتی ہے جو شدید طور پر جذباتی اور نفسیاتی ہیجان سے دوچار ہوں۔ معمولی واقعات انہیں پریشان کر دیتے ہیں اور ان کے دل کی دھڑکن تیز ہو جاتی ہے۔

معدے میں ہوا پیدا ہونے اور ہاضمے کی خرابیوں سے دل پر برا اثر پڑتا ہے دل کی بیماریوں کی شکایت کرنے والوں میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوتی ہے جن کے معدے خراب ہوتے ہیں اس لئے اختلاج کی شکایت کرنے والوں کے معدے کا امتحان کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ جگر کی حالت کا بھی جائزہ لے لینا چاہیئے کیونکہ معدے کی خرابی کے باعث جگر کا فعل بھی سست پڑ جاتا ہے اور کئی قسم کی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں بہترین صحت والے لوگوں میں بلیک پتے کا درد شروع ہو جاتا ہے۔ ایکس رے کرنے پر پتہ پتھروں سے بھرا ہوا یا ناکارہ نکلتا ہے۔ اس کے علاج کے ساتھ ہی معدے کا فعل ٹھیک ہو جاتا ہے اور دل کی تکالیف رفع ہو جاتی ہیں۔

(ماخوذ)

(باقی)

زعماء کرام انصار اللہ توجہ فرمائیں

مورخہ ۱۸ اپریل کو سہ ماہی کی شکل میں جملہ مجالس کو ایک سرکلر بھیجا گیا تھا تاکہ علم ہو سکے کہ سالانہ ہدایات کی روشنی میں کہاں تک کام کیا جا رہا ہے مگر اس سلسلہ میں بہت کم مجالس کی طرف سے جوابات موصول ہوئے ہیں۔ براہ مہربانی اس طرف توجہ فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

(قائد ایثار مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

زندگی دراصل
۵۵ سال کے
شروع ہوئی ہے

جب آپ ملازمت سے فارغ ہو جائیں۔ مگر اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ آپ بیکار ہیں۔ دراصل یہی وہ وقت ہے جب آپ کے زندگی بھر کے وہ خواب پورے ہو سکتے ہیں جو روزمرہ کی مصروفیات کی وجہ سے شرمندۂ تعبیر نہ ہو سکے۔ اب آپ اپنے دلپسند مشغلوں سیر و سیاحت اور غور و فکر میں اپنا وقت صرف کر سکتے ہیں۔ آپ کے یہ خواب پوسٹل انشورنس ہی کے ذریعے پورے ہو سکتے ہیں پوسٹل لائف انشورنس کی پریمیم کی شرح سب سے کم اور منافع زیادہ ہے پریمیم کی شرح میں بغیر کسی اضافہ کے ماہانہ قسطوں کی سہولت میسر ہے۔ اور تمام ادائیگیاں بلا تاخیر کی جاتی ہیں۔

پوسٹل لائف انشورنس

ملک میں بیمہ کا سب سے بڑا ادارہ

چندہ مسجد ڈنمارک اور خواتین جماعت احمدیہ کا فرض

(حضرت سیدہ ام متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

الحمد للہ ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۲۳ تا ۳۰ اپریل تک کل وعدہ جات دو ہزار تین سو چار روپے کے موصول ہوئے ہیں۔ اور نقدی دو ہزار نو سو بتیس روپے۔ گویا مسجد ڈنمارک کے لئے کل وعدہ جات دو لاکھ ستانوے ہزار پانچ سو تینتالیس روپے کے اور نقد دو لاکھ اکاون ہزار ایک سو بتیس روپے وصول ہوئے ہیں۔

۶ رمئی بروز جمعہ مسجد کی بنیاد انشاء اللہ رکھی جا رہی ہے اس دن تمام لجنات کو چاہیئے کہ وہ اجتماعی دعا کا انتظام کریں۔ اور بہنوں میں تحریک بھی کریں کہ وہ اپنے وعدہ جات جلد سے جلد ادا کریں۔ اور جو بہن ابھی تک کسی مجبوری کے باعث اس تحریک میں شامل نہیں ہوئیں وہ اب اس میں حصہ لے لیں۔ تا مسجد کی تعمیر جلد از جلد مکمل ہو۔

میری بہنو! آپ نے اس مسجد کے بنوانے کا وعدہ اللہ تعالیٰ کے حضور اس کے احسان کے شکر کے طور پر کیا تھا۔ کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت فضل عمر مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نہایت شاندار اور کامیاب قیادت پر پچاس سال پورے فرما کر ہمیں حضور کے وجود باجود سے نصف صدی تک فیض یاب ہونے کی توفیق بخشی۔ اب جبکہ آپ کے محبوب آقا آپ کے درمیان نہیں آپ کا فرض ہے کہ اس یادگار مسجد کی تعمیر میں دل کھول کر حصہ لیں تا یہ مسجد جلد سے جلد تعمیر ہو اور اس کے ذریعہ ڈنمارک کی سرزمین میں اسلام پھیلے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اسلام کی اشاعت اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے ہر قربانی کر سکیں۔ اسلام کا زندہ ہونا ہم سے قربانی چاہتا ہے۔ جب تک ہم اپنا تن من دھن اسلام پر نچھاور نہ کر دیں ہمیں چین سے نہیں بیٹھنا چاہیئے جو بہنیں اس تحریک میں حصہ لے چکی ہیں انہیں چاہیئے کہ وہ دوسری بہنوں کو اس میں حصہ لینے کی تحریک کریں تا وہ دہرے ثواب کی مستحق ہوں

جہاں لجنات قائم نہیں وہاں کی مستورات اپنا چندہ براہ راست بھجوا سکتی ہیں یاد رکھیں کہ تین صد روپے یا اس سے زائد دینے والی بہن کا نام مسجد پر کندہ کروایا جائے گا۔

لجنات کی عہدہ دار رقوم بھجواتے وقت مکمل تفصیل ساتھ بھجوایا کریں۔ انشاء اللہ مطلوبہ چندہ ختم ہونے کے بعد تمام چندہ دہندگان کے نام کتابی صورت میں شائع کئے جائیں گے اس لئے بہت ضروری ہے کہ ہر لجنہ کا حساب درست ہو۔

خاکسار مریم صدیقہ
صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

ولادت

میرے لڑکے عبد اللطیف صاحب مقیم جرمنی کو خداوند تعالیٰ نے عرصہ دراز کے بعد لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے عبد الرحمٰن محمود نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب بچہ کی صحت و عافیت، درازیٔ عمر اور دینی و دنیوی فلاح کے لئے دعا فرمائیں۔

(عبد الشکور اجمیری رام گلی ۳ مکان ۱۲۳ ۔ لاہور)

دعوت عصرانہ

ربوہ۔ مورخہ ۳۰ راپریل بروز ہفتہ عملہ دفتر آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے اپنے دفتر کے مددگار کارکن مکرم میاں احمد دین صاحب کے ریٹائر ہونے پر ان کے اعزاز میں ایک عصرانہ ترتیب دیا جس میں عملہ دفتر کے علاوہ مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد معتمد صدر، صدر انجمن احمدیہ مکرم محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول اور مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب آڈیٹر صدر انجمن احمدیہ نے بھی شرکت فرمائی آخر میں مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد نے دعا کرائی۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مکرم میاں احمد دین صاحب کی بیس سالہ خدمات قبول فرمائے آئندہ بھی دین و دنیا میں ان کا حامی و ناصر ہو اور اپنے فضلوں سے نوازے۔ آمین۔

المناک وفات

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت مولوی محمد الدین صاحب سابق ناظر تعلیم کا پوتا اور مکرم محمد عبد اللہ صاحب مرحوم اسسٹنٹ ڈائریکٹر لیبر ڈیپارٹمنٹ لائل پور کا بیٹا عزیز بلال عبد اللہ عین عالم جوانی میں یعنی ۱۶ سال کی عمر میں مورخہ ۳ رمئی ۱۹۶۶ء صبح ساڑھے سات بجے وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

عزیزم مرحوم بہت ہونہار لڑکا تھا۔ گزشتہ دو سال سے بیمار چلا آتا تھا دس ماہ قبل جب اس کے والد صاحب اچانک وفات پا گئے تو بیماری میں اور اضافہ ہو گیا اور ہر ممکن علاج کے باوجود پھر طبیعت نہ سنبھل سکی۔

۳ رمئی بعد نماز عصر امیر مقامی محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کو عام قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا

حضرت مولوی محمد الدین صاحب اور ان کے خاندان کو گزشتہ تھوڑے سے عرصہ میں یہ دوسرا غیر معمولی صدمہ دیکھنا پڑا ہے۔ حضرت مولوی صاحب کی اپنی طبیعت بھی عرصہ سے متواتر ناساز چلی آتی ہے

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز مرحوم کو جوار رحمت میں جگہ دے۔ اس کی والدہ اس کے بھائیوں اور بہنوں کو اور دیگر تمام لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور آئندہ ہر قسم کے صدمات سے محفوظ رکھتے ہوئے اپنی خاص حفاظت اور امان میں رکھے۔ آمین

مخیر اصحاب غریب طلباء کی امداد کر کے ثواب کمائیں

ان دنوں بچوں کے سالانہ امتحانات کے نتائج نکل رہے ہیں اور جماعت کے غریب طلباء کو نئی کتب کی خرید اور اوپر کی جماعتوں میں داخلہ وغیرہ کے لئے امداد کی ضرورت ہوتی ہے۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی زندگی میں روزنامہ الفضل کے ذریعہ غریب طلباء کی امداد کے لئے مخیر احباب سے اپیل فرمایا کرتے تھے ان کے تتبع میں خاکسار بھی جماعت کے مخلص دردمند اور ذی ثروت احباب کی خدمت میں گزارش کرتا ہے کہ وہ اس موقع پر غریب طلباء کی امداد کر کے ثواب کمائیں اور اس نیک کام میں حصہ لے کر جماعت کے غریب طبقہ کے بچوں کی تعلیمی ترقی میں ہاتھ بٹا کر عند اللہ ماجور ہوں

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی گزشتہ تاریخ اس امر پر شاہد ہے کہ جماعت کے ہونہار بچے جو بوجہ غربت تعلیم جاری نہیں رکھ سکتے تھے وہ سلسلہ کی بروقت امداد کے ذریعہ تعلیم حاصل کر کے اپنے خاندان اور جماعت کے لئے نہایت مفید اور کارآمد وجود بن گئے۔

نظارت خدمت درویشاں عموماً ایسے بچوں کی امداد کیا کرتی ہے جو ہونہار ہوں اور افسر درسگاہ کی رپورٹ ان کی اخلاقی حالت کے بارے میں تسلی بخش ہو۔

پس ایسے مخلص اصحاب جنہیں اللہ تبارک و تعالیٰ نے کشائش رزق سے سرفراز کر رکھا ہو وہ اس کار خیر میں حصہ لے کر ایک جماعتی اہم خدمت سرانجام دے کر رضائے الٰہی حاصل کریں۔

(ناظر خدمت درویشاں ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴